اقوام متحدہ

34
N2
19
01

نسل کُشی کا جُرم

اقوامِ متّحدہ کا ایک کنونشن
جس کا مقصد یہ ہے کہ
گروپوں کی تباہی کو
روکا جائے اور
جو ذمّہ دار ہیں، ان کو
سزا دی جائے

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
ACC NO 011368
★ MAILSI ★

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

"نسل کشی" ایک پرانے جرم کے لئے نیا لفظ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قومی، نسلی، مذہبی اور پیدائشی اعتبار سے گروہوں کو تباہ کیا جائے۔ عہد قدیم سے تاریخ کے صفحات ایسے بھیانک اقدامات کے گواہ ہیں لیکن سب سے زیادہ بڑے اور سب سے زیادہ انسانیت سوز پیمانے پر، جسکی مثال ملنی مشکل ہے، ان ارتکابات کا مشاہدہ بیسویں صدی میں ممکن ہوا جبکہ جرمنی کی ناتسی حکومت نے مذہب یا نسل کی بنیاد پر لاکھوں انسانوں کو بہت ہی منظم صورت میں نیست و نابود کردیا۔ تب ایک حیرت زدہ دنیا نے اس دعوے کی تردید کردی کہ ایسے جرائم صرف مرتکب ہونے والی حکومتوں کا واحد معاملہ ہے اور اس لئے قصورواروں کو سزا دینا اتحادی قوموں کا سب سے بڑا مقصد جنگ قرار پاگیا۔ نورمبرگ میں منعقدہ بین الاقوامی فوجی عدالت کے چارٹر میں، جسے اتحادیوں نے ۱۹۴۵ء میں منظور کیا تھا، اس بات کو تسلیم کرلیا کہ مجرمین جنگ صرف وہی نہیں تھے جنہوں نے امن کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا اور لڑائی کے قوانین

یا رسوم کی خلاف ورزی کی بلکہ وہ بھی مجرم ہیں جنہوں نے انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا خواہ ایسے ارتکابات سے ان ملکوں کے، جہاں وہ سر زد ہوئے ہوں، ذاتی قوانین کی تکذیب ہوتی یا نہ ہوتی ہو۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۹۴۶ء میں اپنے پہلے اجلاس کے دوران میں دو تجاویز منظور کیں۔ پہلی تجویز منظور کرتے وقت اسمبلی نے نورمبرگ والی عدالت کے چارٹر کے اصولوں کو تسلیم کرلیا۔ دوسری تجویز کے وقت جو بنیادی طور پر نسل کشی سے متعلق تھی، اسمبلی نے تسلیم کیا کہ نسل کشی بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جرم ہے اور وہ جو قصوروار ہوں، خواہ وہ کوئی ہوں اور ارتکاب جرم کسی وجہ سے کیا گیا ہو، مستوجب سزاہیں۔ پھر اسمبلی نے نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے کے بارے میں بین‌الاقوامی تعاون طلب کیا اور اپنے ممبر ملکوں کو دعوت دی کہ وہ اپنے اپنے قومی آئین میں اس کو شامل کریں۔ اسکی ایک آخری دفعہ میں اسمبلی نے ایسے مطالعوں کا مطالبہ کیا جن کا مقصد ایسے جرائم کے بارے میں ایک بین‌الاقوامی قانونی دستاویز مرتب کرنا تھا۔ جرم نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے سے متعلق اس کنونشن کی اصلیت یہی ہے۔ اسے اسمبلی نے ۹ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اتفاق رائے کے ساتھ منظور کرلیا۔

اصطلاحی اعتبار سے ''کنونشن'' کا مطلب بین‌الاقوامی قانون میں ایک ایسے اقرار نامے سے ہے جو خود مختار قوموں کے مابین

کیا گیا ہو۔ یہ ایک قانونی پابندی ہے جس کے مطابق فریق بننے والے ملک بعض ذمہ داریوں کو قبول کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ زیادہ واضح الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ یہ بہت سی قوموں کے مابین ایک معاہدہ ہوتا ہے۔

کنونشن میں نسل کشی کی تعریف: کنونشن میں اعلان کیا گیا ہے کہ نسل کشی بعض ایسے اقدامات کے ارتکاب کا نام ہے جو کلیتہً یا جزوی طور پر قومی، نسلی، پیدائشی یا مذہبی اعتبار سے کسی گروہ کو تباہ کردینے کے لئے ہوں۔

وہ اقدامات کیا ہیں؟ اولاً خود اقدام قتل۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ براہ راست جسمانی تباہی کے بغیر بنی نوع انسان کی کسی جماعت کو نیست و نابود کردیا جائے۔ لہذا نسل کشی کی تعریف کے تحت کنونشن میں وہ اقدامات شامل ہیں جن سے شدید جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچے، جان بوجھ کر زندگی کے لئے ایسے حالات پیدا کردئے جائیں جو جسمانی تباہی لانے کے مترادف ہوں، ایسی پابندیاں عائد کی جائیں جو پیدائش کو روک دیں اور آخر میں یہ کہ زبردستی ایک گروپ کے بچوں کو دوسرے گروپ میں منتقل کردیا جائے۔ اس کنونشن کے مطابق یہ سب اقدامات ''نسل کشی'' کی تعریف میں شامل ہیں۔

روک تھام اور سزا: کنونشن میں سب سے پہلے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ نسل کشی، خواہ اس کا ارتکاب زمانۂ امن میں

ھو یا دوران جنگ میں، بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جرم ھے جسے روکنے اور سزا دینے کی ذمہ داری فریق ملکوں نے لی ھے۔ اس اعلان یا کنونشن کی دفعہ نمبر ۱ کے بموجب ایک قرار داد نافذ ھوئی ھے جسے جنرل اسمبلی نے ۱۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کو منظور کیا تھا۔ اس کے مطابق تمام ممبر ملک نسل کشی کو ایک بین الاقوامی جرم قرار دیتے ھیں۔

کنونشن نے یہ بڑے اصول معین کئے ھیں:

۱ - فریق بننے والے ملک ایسے قوانین نافذ کرنے کے پابند ھیں جو کنونشن کی دفعات کو عمل میں لانے، خصوصاً مناسب سزائیں دینے کے لئے ضروری ھوتے ھیں۔

۲ - حکومتیں ذمہ داری لیتی ھیں کہ وہ ایسے افراد پر جن پر یہ الزامات عائد ھوتے ھوں، اپنی قومی عدالت مجاز میں مقدمہ چلائیں گی۔

۳ - کنونشن کے فریقین اس بات پر رضامند ھیں کہ درج شدہ اقدامات سیاسی جرائم نہیں سمجھے جائیں گے۔ لہذا وہ اپنے قوانین اور معاھدوں کے بموجب اپنے ھاں پناہ لینے والے ایسے مجرمین کو متعلقہ حکومتوں کے سپرد کردینے کا وعدہ کرتے ھیں۔

یہ تمام وعدے قومی کارروائی کے لئے ھیں لیکن کنونشن میں ایک بین الاقوامی تعزیری عدالت کے ذریعے مقدمہ چلانے پر

زور دیا گیا ہے بشرطیکہ ایسی کوئی عدالت قائم کی جائے اور معاہدہ میں شامل فریقین اسکے اختیارات کو تسلیم کرلیں۔ علاوہ ازیں اس میں لکھا گیا ہے کہ معاہدہ کرنے والا کوئی بھی ملک اقوام متحدہ کے مجاز اعضا کے سامنے نسل کشی کا یا اس سے متعلق کسی اور کارروائی کا الزام عائد کرسکتا ہے اور چارٹر کے تحت کسی مناسب کارروائی کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

اگر کنونشن کے مطلب و مفہوم، اسکی تعمیل یا تکمیل کے بارے میں ایک ملک اور دوسرے ملک کے درمیان کوئی بحث چھڑ جائے تو لازمی طور پر اس بحث کو جھگڑے میں شامل کسی ایک فریق کی درخواست پر بین الاقوامی عدالت کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔

سزا کس کو ملے؟: کنونشن کی دفعہ چہارم میں اعلان کیا گیا ہے کہ ان کو جو نسل کشی اور دوسری متعلقہ کارروائیوں کے مجرم قرار دئے گئے ہوں، سزا دی جائے گی، ''خواہ وہ آئینی اعتبار سے ذمہ دار حکمراں ہوں، سرکاری افسر ہوں یا نجی حیثیت والے افراد ہوں''۔ اس دفعہ کے بموجب ایک شخص کے لئے یہ ناممکن ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی بریت کی اس لئے وکالت کرے کہ وہ کسی سلطنت کا حکمراں یا کوئی اور سرکاری افسر تھا۔

کس حد تک موثر ہے؟: کسی بھی قانون کا موثر ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ اسے قبول کیا اور عمل میں لایا جائے۔

لہذا اگر قوموں اور ان کی ثقافتوں کو یکسر معدوم ہونے سے بچانا مطلوب ہے تو تمام قوموں کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ایک ضروری اخلاقی طاقت کو ترقی دیں جو نسل کشی والے کنونشن پر عائد ہونے والے فیصلوں کی صورت میں ظاہر ہو۔ محض انسانی زندگی کے تحفظ کی خاطر قوموں کے استحکام ہی کی بازی لگی ہوئی نہیں ہے بلکہ مختلف ثقافتوں کے مابین جن پر تہذیب کا دارومدار ہے، ایک دوسرے پر تکیہ کرنا اور آپس میں اشتراک کرنا بھی ناگزیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ توقع کی جاتی ہے کہ عالمی معاشرہ میں یہ احساس فروغ پائے گا کہ اگر ہر جگہ قومی، نسلی، مذہبی اور پیدائشی اعتبار سے گروہوں کی حفاظت کرلی جائے تو گویا ہم اپنا ہی تحفظ کر رہے ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر کنونشن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بین الاقوامی جمعیت نسل کشی کے ایسے اقدامات کو کبھی برداشت نہیں کرسکتی جو عالمی نظام کی اصل بنیاد کے لئے خطرہ ہوں۔ اس کے علاوہ وہ معاہدہ کرنے والے ملکوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ موثر صورت میں قومی آئین منظور کریں۔ اسطرح الگ الگ قوموں کے قوانین بین الاقوامی قانون کی نئے سرے سے توثیق کرینگے اور اسے تقویت دیں گے۔

اس کنونشن کا ایک اور نیز ناقابل قیاس اثر یہ ہوگا کہ وہ ممبر ملکوں کی طرف سے اتفاق رائے کے ساتھ اخلاقی طاقت ثابت ہوگا کہ ''نسل کشی بین الاقوامی قانون کے تحت اور

اقوام متحدہ کی روح اور اسکے اغراض و مقاصد کے برعکس ایک جرم ہے اور مہذب دنیا نے اسکی مذمت کی ہے''۔ یہ اچھی طرح تسلیم کرلیا گیا ہے کہ اس کنونشن کا وجود ہی، اور وہ شدید سزائیں بھی جو اسکی رو سے عائد ہوتی ہیں، رکاوٹ کا کام دینگی۔

الزام کون عائد کرسکتا ہے؟: کنونشن کی دفعہ ہشتم کے تحت معاہدہ کرنے والا کوئی بھی فریق اقوام متحدہ کے مجاز اعضا سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت وہ ایسی کارروائی کریں جو اس کے نزدیک نسل کشی کے اقدامات کو روکنے اور معطل کرنے کے لئے مناسب ہو سکتے ہوں۔

متعلقہ اقدامات یہ ہیں:- نسل کشی کا ارتکاب کرنے کے لئے سازش کرنا، نسل کشی کا ارتکاب کرنے کے لئے براہ راست اور برسرعام اکسانا، اس جرم کے ارتکاب کی کوشش کرنا اور اس میں شریک ہونا۔

بین الاقوامی تعزیری دائرۂ اختیار کا سوال: ۱۹۴۷ء میں قانونی کمیٹی کی بحث و تمحیص کے دوران میں بین الاقوامی تعزیری دائرۂ اختیار کے سوال پر بڑی احتیاط کے ساتھ غور کیا گیا تھا، اس طرح جو نتیجہ برآمد ہوا، وہ کنونشن کی دفعہ ششم میں درج ہے۔ علاوہ ازیں کنونشن کے ساتھ ساتھ

اسمبلی نے ایک قرار داد منظور کی جس میں یہ تین شرطیں رکھی گئی ہیں :

اولاً یہ تسلیم کیا گیا کہ ''بین الاقوامی جمعیت کی ترقی کے دوران میں بین الاقوامی قانون کے تحت بعض جرائم کے مقدمے چلانے کے لئے ایک بین الاقوامی قانونی عضو کی بڑھتی ہوئی ضرورت محسوس ہوگی''۔

دوم اس میں بین الاقوامی قانونی کمیشن کو دعوت دیگئی کہ وہ ایک ایسا بین الاقوامی عدالتی عضو قائم کرنے کے اشتیاق اور امکان پر غور کرے جسکے تحت ''ان لوگوں پر مقدمہ چلایا جاسکے جن پر نسل کشی یا ایسے دوسرے جرائم کا الزام عائد ہونے کے بارے میں بین الاقوامی قانونی ضابطے اس عضو پر قانونی دائرۂ عمل عائد کرسکیں ''۔

سوم اس نے بین الاقوامی قانونی کمیشن سے درخواست کی کہ وہ اپنے فرائض پورے کرتے ہوئے، بین الاقوامی عدالت کا ایک ایوان فوجداری قائم کرنے کے امکانات پر توجہ دے۔

اس سوال کا مطالعہ کرنے کے بعد بین الاقوامی قانونی کمیشن نے نتیجہ نکالا کہ ایک بین الاقوامی فوجداری عدالت کا قیام ممکن ہے اور مطلوب بھی، لیکن سفارش کی کہ اسے بین الاقوامی عدالت ھی کا ایک ایوان فوجداری بنانے کی بجائے ایک علیحدہ ادارے کی صورت دی جائے۔ اسکے بعد اسمبلی کی کمیٹیوں نے ایسی

ایک علیحدہ عدالت کے لئے آئین کا مسودہ پیش کیا۔ تاہم عام مرضی کے مطابق اسمبلی اس بات پر متفق ہوگئی کہ اس معاملے سے پیدا ہونے والے مسائل اس سوال سے قریبی تعلق رکھتے ہیں کہ جارحانہ اقدامات کی تعریف کیا ہے؟ اور ان تقصیرات کے ضابطے سے بھی تعلق ہے جو انسانی امن و سلامتی کے خلاف سرزد ہوں۔ لہذا اس نے ان متعلقہ سوالات کے بارے میں رپورٹوں پر غور کرنے تک ایک بین الاقوامی فوجداری دائرۂ اختیار قائم کرنے کے پہلو پر کارروائی ملتوی کردی۔

کنونشن کے فریقین: اقوام متحدہ کے تمام ممبر ملک قدرتی طور پر اس کنونشن کے فریقین بننے کا حق رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے ۹ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اسمبلی سے کنونشن کی منظوری ملنے کے فوراً ہی بعد پیرس میں اس پر دستخط کردئے۔ کنونشن پر دستخط کرنے کے لئے آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء مقرر کی گئی تھی۔ اس تاریخ تک چالیس ملکوں نے دستخط کئے تھے۔ اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کے علاوہ جنرل اسمبلی کی دعوت پر غیر ممبر ملکوں نے بھی اس پر دستخط کردئے۔

تاہم محض دستخط کردینے سے کنونشن کا قانونی اثر فریقین پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا۔ آئینی طریقۂ کار کے اعتبار سے ضروری ہے کہ دستخط کرنے والا ہر ملک اس کی توثیق بھی کرے۔ لہذا ایک دستاویز جو رسمی طور پر توثیق نامے کے برابر تھی، سکریٹری جنرل کی تحویل میں دیدی گئی۔

کنونشن میں درج ہے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء کے بعد کوئی دستخط قابل قبول نہیں ہوگا۔ تاہم اقوام متحدہ کے ممبر ملک اور اسمبلی کی دعوت پر غیر ممبر ملک وابستگی کی ایک دستاویز سکریٹری جنرل کے حوالے کر کے کنونشن سے اپنی وابستگی کا اظہار کرسکتے ھیں۔ بیس ملکوں کی طرف سے توثیق نامے یا وابستگی کی دستاویزات وصول ھوجانے کے نوے دن بعد یعنی ۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء سے کنونشن کا نفاذ عمل میں آگیا۔

درج شدہ شرائط کے بموجب ہر پانچ پانچ سال کی مدت میں یہ کنونشن ان ملکوں کے لئے قابل تجدید تھا جنہوں نے اس کی تکذیب نہیں کی ھے (نفاذ میں رھنے کے لئے اس کا ابتدائی دس سالہ دور ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء کو ختم ھوگیا)

کنونشن سے علیحدگی کے طریق کار کے لئے لفظ ''تکذیب'' استعمال کیا گیا ھے۔ کوئی بھی ملک جتنی مدت کے لئے کنونشن کا پابند ھے، اسکے ختم ھونے سے چھ ماہ قبل اس سے اپنی علیحدگی کا نوٹس دے سکتا ھے۔ اگر اس قسم کے تکذیب نامے وصول ھونے کی وجہ سے کنونشن کے ساتھ وابستہ قوموں کی تعداد سولہ سے کم ھوجائے تو اسکا نفاذ خود بخود ختم ھوجائے گا۔

کنونشن کسطرح مرتب ھوا؟: ۱۹۴۶ء میں جنرل اسمبلی نے اقتصادی اور معاشرتی کونسل سے درخواست کی کہ جرم نسل کشی سے متعلق کنونشن کا مسودہ مرتب کرنے کے لئے ضروری مطالعے

شروع کردے ۔ ۱۹۴۷ء میں اقتصادی اور معاشرتی کونسل کی درخواست پر سکریٹری جنرل نے کنونشن کا پہلا مسودہ مرتب کیا اور ممبر ملکوں کے پاس تبصرہ کرنے کے لئے بھیج دیا ۔ اس منزل پر سکریٹری جنرل کو قانون کے بین الاقوامی ماہرین کی ایک جماعت نے مدد دی تھی۔ ان میں ڈاکٹر ریفائیل لیمکن آنجہانی بھی شامل تھے جنھوں نے ۱۹۴۴ء میں جرم نسل کشی کے لئے انگریزی زبان کا اصطلاحی لفظ ''جینو سائڈ'' تشکیل کیا تھا ۔ ۱۹۴۸ء میں اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے سات اراکین کی ایک ایڈھاک کمیٹی مقرر کی تاکہ ایک ترمیم شدہ مسودہ اس کے سامنے پیش کرسکے ۔ کمیٹی نے یہ کام کردیا اور پھر ایک عام بحث کے بعد کونسل نے ۲۶ اگست کو فیصلہ کیا کہ مسودہ جنرل اسمبلی کو بھیج دیا جائے ۔ پیرس میں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر قانونی کمیٹی نے مسودے پر بحث و تمحیص کی اور انجام کار اسے ۹ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جنرل اسمبلی نے منظور کرلیا ۔

توثیق اور وابستگی: ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء تک ان اڑسٹھ حکومتوں نے کنونشن کے توثیق نامے اور وابستگی کی دستاویزات داخل کی ھیں : پاکستان ۔ افغانستان ۔ البانیہ ۔ الجزائر ۔ بلجئم ۔ ارجن ٹینا ۔ آسٹریلیا ۔ آسٹریا ۔ برازیل ۔ بلغاریہ ۔ برما ۔ بائیلورشیا ۔ کمبوڈیا ۔ کنیڈا ۔ سیلون ۔ چلی ۔ چین ۔ کولمبیا ۔ کونگو (لیوپولڈویل) کوسٹا ریکا ۔ کیوبا ۔ چیکوسلوواکیہ ۔ ڈنمارک ۔ ایکوے ڈور ۔ حبشہ ۔ ال سلویدور ۔ فن لینڈ ۔ فرانس ۔ وفاقی جمہوریۂ جرمنی، غانا ۔ یونان ۔

گواٹی مالا۔ ھائیٹی۔ ھونڈوراس۔ ھنگری۔ آئس لینڈ۔ بھارت۔ ایران۔ عراق ۔ اسرائیل۔ اٹلی ۔ اردن ۔ جمہوریہٴ کوریا ۔ لاؤس ۔ لبنان ۔ لائبیریا۔ میکسیکو۔ مونا کو ۔ مراکش۔ نکارا گوا۔ ناروے۔ پانامہ۔ پیرو ۔ فلی پین ۔ پولینڈ ۔ رومانیہ ۔ سعودی عرب ۔ شام ۔ سوئیڈن۔ ٹیونیشیا ۔ ترکی۔ یوکرین ۔ روس۔ متحد عرب جمہوریہ ۔ اپرووولٹا۔ وینی زوئیلا۔ جمہوریہٴ ویت نام اور یوگوسلاویہ ۔

۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۲ء میں جنرل اسمبلی نے کنونشن کی اھمیت کو تسلیم کرتے ھوئے اسکی توثیق اور وابستگی کے لئے ممبر ملکوں سے استدعا کی تھی ۔ اس درخواست کی تعمیل بڑی خوش آیند رھی۔ نسل کشی والے کنونشن کے توثیق ناموں کی تعداد سب سے زیادہ رھی ۔ یعنی اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت کسی بھی ضابطہٴ قانون کے اتنے توثیق نامے داخل نہیں ھوئے۔ پھر بھی بہت سے اھل ملکوں نے اب تک اس سے اپنی وابستگی ظاھر نہیں کی ھے۔ اس حقیقت کو ملحوظ رکھتے ھوئے اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے اپنے طور پر ان ملکوں کو ۲۸ جولائی ۱۹۶۵ء کو دعوت دی کہ جس قدر جلد ممکن ھو ، وہ کنونشن سے وابستگی ظاھر کردیں ۔

جنرل اسمبلی نے بھی سفارش کی ھے کہ کنونشن کے وہ فریق ملک ، جو ماتحت علاقوں کا نظم و نسق سنبھالے ھوئے ھیں ، کنونشن کی شرائط کو ان علاقوں تک عائد کرنے کے لئے ھر

ممکن تدبیر اختیار کریں۔ ایسے علاقوں کا نظم و نسق فی الوقت جن ملکوں کے سپرد ہے، ان میں سے اب تک صرف آسٹریلیا نے تعمیل کی ہے۔

بین الاقوامی عدالت کی مشاورتی رائے: ۲۸ مئی ۱۹۵۱ء کو بین الاقوامی عدالت نے جنرل اسمبلی کی ایک درخواست مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۵۰ء کی تعمیل میں سات موافق اور پانچ مخالف ووٹوں کے ذریعے ان تین سوالوں پر جو نسل کشی والے کنونشن کی مستثنیات سے متعلق ہیں، اپنی مشاورتی رائے دی۔

اولاً عدالت نے اعلان کیا کہ وہ ملک جس نے ضابطے کی کسی دفعہ میں استثنیٰ کیا ہے اور اسے برقرار رکھا ہے اور جس پر کسی ایک یا زیادہ فریقین نے اعتراض کیا ہے لیکن دوسروں نے نہیں کیا ہے، اس کنونشن کا ایک فریق تصور کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ وہ استثنیٰ کنونشن کے اغراض و مقاصد کے مطابق ہو ورنہ وہ ملک اس کا ایک فریق تصور نہیں کیا جاسکے گا۔

جنرل اسمبلی کے دوسرے سوال کے جواب میں، جو مستثنیات کے ردعمل کے بارے میں تھا ان فریقین کی حد تک جو کسی استثنیٰ پر معترض ہوں یا ان فریقین کی حد تک جو اسے قبول کرچکے ہوں، عدالت نے فیصلہ کیا کہ اگر کنونشن کا کوئی فریق ملک کسی ایسی استثنیٰ پر معترض ہو جو اس کے نزدیک

کنونشن کے اغراض و مقاصد کے مطابق نہ ہو تو درحقیقت وہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ استثنیٰ کرنے والا ملک کنونشن کا فریق نہیں ہے۔ اسکے برعکس اگر کوئی فریق اس استثنیٰ کو قبول کرلے یہ سمجھ کر کہ وہ اغراض و مقاصد کے مطابق نہیں ہے تو درحقیقت وہ سمجھ سکتا ہے کہ استثنیٰ کرنے والا ملک اسکا فریق ہے۔

تیسرے سوال پر عدالت نے بیان کیا کہ ایک اعتراض جو دستخط کرنے والے ایک ملک نے کیا ہو اور جس نے کنونشن کی توثیق اس وقت تک نہ کی ہو، صرف قانونی اثر توثیق نامے پر ڈال سکتا ہے اور اس لمحے تک وہ اعتراض دستخط کرنے والے ملک کے طرز عمل کے بارے میں دوسرے ملکوں کے نام ایک نوٹس کا کام دیگا۔ علاوہ ازیں ایک اعتراض جو ایسے ملک کی طرف سے ہوا ہو جو دستخط کرنے یا وابستگی ظاہر کرنے کا مستحق ہو لیکن اس وقت تک ایسا نہ کیا ہو تو وہ قانونی اثر کے بغیر ہوگا۔

وقت کی قید کا سوال :

۱۹۶۵ء کے شروع میں چند ملکوں میں سوال پیدا ہوا کہ جرائم جنگ اور انسانیت کے خلاف جرائم کی روک تھام کے لئے حد بندیوں کے آئین کو جسکی گنجائش ان کے قومی قوانین میں رکھی گئی ہو، کسطرح عمل میں لایا جائے۔ اس امکان کے پیش نظر انسانی حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے کمیشن نے جبکہ

اسکا اجلاس مارچ ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوا، اس معاملے پر فوراً غوز و خوص کیا اس کے بعد اس نے اپنی ایک قرار داد مورخہ ۹ اپریل میں اس پہلو پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ ''کوئی بھی شخص جو کہ ناتسی عہد کے جرائم جنگ یا انسانیت کے خلاف جرائم کا مرتکب ہوا ہو، انصاف کی زنجیروں سے بچ نہیں سکیگا خواہ وہ کہیں بھی ہو اور خواہ کبھی بھی اسکا پتہ چلے''۔ کمیشن نے بطور خاص اقوام متحدہ سے کہا کہ وہ اس اصول کو قائم کرنے کے طریقے اور ذرائع کا مطالعہ کرے کہ بین الاقوامی قانون میں ایسے جرائم کے لئے وقت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ چنانچہ سکریٹری جنرل کو یہ حکم دیتے ہوئے کہ جرائم جنگ یا انسانیت کے خلاف جرائم سے بین الاقوامی قانون میں جو مسائل پیدا ہوئے ہیں، ان پر ایک رپورٹ پیش کریں، کمیشن نے درخواست کی کہ وہ ایسے قانونی اقدامات کے مطالعے کو ترجیحی حیثیت دیں جو یہ یقین دلانے کے لئے ضروری ہوں کہ ایسے جرائم کے مرتکب کو سپرد فوجداری کرنے کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔

کمیشن کی ایک اور درخواست پر عمل کرتے ہوئے اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے ۲۸ جولائی ۱۹۶۵ء کو تمام ملکوں پر زور دیا کہ وہ یہ یقین کرنے کے لئے اپنی کوشش جاری رکھیں کہ متعلقہ عدالتوں کے ذریعے ایسے مجرموں کا پتہ لگایا جائے گا، انہیں

گرفتار کیا جائے گا اور انہیں مناسب سزا دی جائے گی۔ اس نے خاص طور سے تمام ملکوں سے کہا کہ اگر ایسے جرائم سے متعلق کوئی دستاویز ان کے قبضے میں ہو تو اسے مہیا کرنے میں تعاون کریں۔

کنونشن کا مستقبل

ساری دنیا کے لوگ نسل کشی سے متعلق کنونشن کی اہمیت اور اشد ضرورت سے باخبر ہونے کے باعث اسے تسلیم کرانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کی حمایت کی بنیاد مذہبی عقائد سے تجاوز کرجاتی اور سیاسی سرحدوں کے پار پہنچ جاتی ہے۔ غالباً کنونشن کی استدعا کی بہترین ترجمانی آنجہانی گبریلا مسٹرال نے کی تھی جو چلی کی مشہور شاعرہ تھیں اور جنہیں ۱۹۴۵ء میں ادب کا نوبل انعام ملا تھا۔

انہوں نے لکھا تھا: ”حیرت انگیز باقاعدگی کے ساتھ نسل کشی کے جرم نے ساری تاریخ میں اپنے آپ کو دوھرایا ہے۔ ہماری تہذیب کی تمام تر ترقیوں کے باوجود بیسویں صدی کے بارے میں بد قسمتی سے یہ سوچا جائیگا کہ وہ جرم نسل کشی کے ارتکابات کے اعتبار سے بد ترین صدی تھی۔ زندگی اور ثقافت کے نقصانات حیران کن رہے ہیں۔ لیکن دل کی گہرائیوں میں انسان انصاف اور محبت کے لئے ایک گہری تمنا لئے ہوئے ہے۔ چھوٹی قوموں اور اقلیتوں میں سلامتی کی لگن خاص طور پر حیات بخش

ہے۔ نسل کشی کے کنونشن کی کامیابی آج اور اس کی زیادہ کامیابی کل اس حقیقت پر منحصر ہے کہ وہ ایک عالمگیر نوعیت کی ضرورتوں اور تمناؤں کے سامنے جواب دہ ہے۔ لفظ نسل کشی اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے ایک ایسی برائی کے مقابلے میں ایک اخلاقی فیصلہ ہے جس کے بارے میں ہر حساس مرد اور عورت ہم خیال ہے''۔

کنونشن کا متن

معاهدہ کرنے والے فریق،

اس اعلان پر غور کرتے ہوئے جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنی قرارداد نمبر ۹۶ (I) مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کی صورت میں کیا تھا کہ نسل کشی بین الاقوامی قانون کے تحت اور اقوام متحدہ کی روح اور اس کے اغراض و مقاصد کے برعکس ایک جرم ہے اور مہذب دنیا نے اس کی مذمت کی ہے،

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ تمام زمانوں میں نسل کشی کے ارتکاب نے انسانیت کو زبردست نقصان پہنچایا ہے اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ بنی نوع انسان کو اس مکروہ تباہی سے نجات دلانے کی خاطر بین الاقوامی تعاون ضروری ہے،

ان باتوں پر متفق ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

دفعہ نمبر ۱

معاهدہ کرنے والے فریقین توثیق کرتے ہیں کہ نسل کشی

خواہ اسکا ارتکاب زمانۂ امن میں ہو یا دوران جنگ میں، بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جرم ہے جسے روکنے اور سزا دینے کی وہ ذمہ داری لیتے ہیں۔

دفعہ نمبر ۲

موجودہ کنونشن میں نسل کشی کا مطلب مندرجہ ذیل اقدامات میں سے کسی ایک کے لئے ہوسکتا ہے جس کا ارتکاب کلی یا جزوی طور پر کسی قومی، نسلی، پیدائشی یا مذہبی گروپ کو اسطرح تباہ کرنا ہو :

(ا) گروپ کے اراکین کو ہلاک کرنا،

(ب) گروپ کے اراکین کو شدید جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانا ،

(ج) گروپ پر جان بوجھ کر زندگی کی ایسی شرائط عائد کرنا جنکا منشا اسکے لئے کلی یا جزوی طور پر جسمانی تباہی لانا ہو ،

(د) ایسی تدابیر عائد کرنا جنکا مقصد اس گروپ میں پیدائش کے عمل کو روک دینا ہو ،

(ہ) زبردستی ایک گروپ کے بچوں کو دوسرے گروپ میں منتقل کرنا۔

دفعہ نمبر ۳

یہ اقدامات مستوجب سزا ہونگے :

(ا) نسل کشی

(ب) نسل کشی کے ارتکاب کے لئے سازش کرنا

(ج) نسل کشی کے ارتکاب کے لئے براہ راست اور برسرعام اکسانا

(د) نسل کشی کے ارتکاب کی کوشش کرنا

(ہ) نسل کشی میں شریک ہونا۔

دفعہ نمبر ۴

ان لوگوں کو، جو نسل کشی کا یا ان دوسرے اقدامات میں کسی جرم کا، جن کا ذکر دفعہ نمبر ۳ میں کیا گیا ہے، ارتکاب کریں، سزا دی جائیگی خواہ وہ آئینی اعتبار سے ذمہ دار حکمراں ہوں، سرکاری افسر ہوں، یا نجی حیثیت والے افراد ہوں۔

دفعہ نمبر ۵

معاہدہ کرنے والے فریقین اپنے اپنے دستور العمل کے مطابق ایسے ضروری آئین نافذ کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں جن سے موجودہ کنونشن کی شرائط عمل میں آجائیں اور خاص طور پر جرم نسل کشی یا دفعہ نمبر ۳ میں مذکور کوئی اور کارروائی کرنے والے لوگوں کے لئے مناسب سزائیں منضبط کی جائیں۔

دفعہ نمبر ۶

ان لوگوں پر جو نسل کشی کے یا دفعہ نمبر ۳ میں مذکور کسی اور کارروائی کے ملزم قرار دئیے گئے ہوں، اسی علاقے میں

جہاں ارتکاب جرم ہوا ہو حکومت کی طرف سے ایک عدالت مجاز میں یا پھر کسی ایسی بین‌الاقوامی تعزیری عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا جسے ان معاہدہ کرنے والے فریقین کے بارے میں دائرۂ اختیار حاصل ہو اور جنہوں نے اس کے دائرۂ اختیار کو قبول کرلیا ہو۔

دفعہ نمبر ۷

نسل کشی اور دوسرے اقدامات جنکا ذکر دفعہ نمبر ۳ میں کیا گیا ہے، کسی دوسری حکومت کے سپرد کرنے کی غرض سے سیاسی جرائم نہیں سمجھے جائینگے۔

معاہدہ کرنے والے فریقین اپنے آپ کو پابند بناتے ہیں کہ وہ ایسی صورتوں میں دوسری حکومت کے سپرد کرنے کی کارروائی اپنے قوانین اور نافذ شدہ اقرار ناموں کے بموجب کرینگے۔

دفعہ نمبر ۸

معاہدہ کرنے والا کوئی بھی فریق اقوام متحدہ کے مجاز اعضا سے مطالبہ کرسکتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت کوئی ایسی کارروائی کریں جو ان کے نزدیک جرم نسل کشی کو یا دفعہ نمبر ۳ میں مذکور دوسرے اقدامات میں سے کسی کو روکنے اور دبانے کے لئے مناسب ہوں۔

دفعہ نمبر ۹

معاہدہ کرنے والے فریقین کے مابین تنازعات موجودہ کنونشن کے معنی و مفہوم، تعمیل یا تکمیل کے بارے میں ہوں اور وہ

تنازعات بھی جو نسل کشی یا دفعہ نمبر ۳ میں مذکور دوسرے کسی اور اقدام کے ضمن میں حکومت کی ذمہ داری سے متعلق ہوں، تنازعہ سے تعلق رکھنے والے کسی بھی فریق کی درخواست پر بین الاقوامی عدالت میں پیش کئے جائینگے۔

دفعہ نمبر ۱۰

اس موجودہ کنونشن پر جسکے متن چینی، انگریزی، فرانسیسی، روسی اور ھسپانوی زبانوں میں یکساں طور پر مستند ھیں، ۹ دسمبر ۱۹۴۸ء کی تاریخ ثبت ھوگی۔

دفعہ نمبر ۱۱

یہ موجودہ کنونشن ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء تک اقوام متحدہ کے کسی ممبر ملک کے لئے اور کسی ایسے غیر ممبر ملک کے لئے دستخطوں کی خاطر کھلا رھیگا جسے جنرل اسمبلی کی طرف سے دستخطوں کے لئے دعوت بھیجی گئی ھو۔

موجودہ کنونشن کی توثیق کی جائےگی اور توثیق نامے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کی تحویل میں رکھے جائینگے۔

یکم جنوری ۱۹۵۰ء کے بعد اس موجودہ کنونشن کے ساتھ اقوام متحدہ کے کسی بھی ممبر ملک کی طرف سے اور کسی غیر ممبر ملک کی طرف سے جسے مذکورہ بالا صورت میں دعوت دی گئی ھو، وابستگی کا اظہار ھوسکےگا۔ وابستگی کی دستاویزات بھی اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کی تحویل میں رکھی جائیں گی۔

دفعہ نمبر ۱۲

کوئی بھی معاہدہ کرنے والا فریق، کسی بھی وقت اطلاع نامے کے ذریعے جو اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے نام ہو، موجودہ کنونشن کی تعمیل ان تمام علاقوں یا ان میں سے کسی ایک علاقے تک بڑھا سکتا ہے جسکے خارجہ تعلقات کے لئے معاہدہ کرنے والا وہ فریق ذمہ دار ہو۔

دفعہ نمبر ۱۳

جس روز بھی توثیق یا وابستگی کی پہلی بیس دستاویزات داخل ہوجائیں، سکریٹری جنرل کارگذاریوں کا ایک خلاصہ مرتب کرینگے اور اس کی ایک ایک نقل اقوام متحدہ کے ممبروں میں سے ہر ایک کو اور ان غیر ممبر ملکوں میں سے بھی ہر ایک کو بھیج دینگے جنکا ذکر دفعہ نمبر ۱۱ میں کیا گیا ہے۔ توثیق یا وابستگی کی بیسویں دستاویز داخل ہونے کی تاریخ سے نوے دن کے بعد یہ موجودہ کنونشن نافذالعمل ہوجائے گا۔

کوئی توثیق نامہ یا وابستگی نامہ آخری تاریخ کے بعد وصول ہو تو وہ توثیق یا وابستگی کی دستاویز وصول ہونے کے نوے دن بعد قابل عمل سمجھا جائے گا۔

دفعہ نمبر ۱۴

یہ موجودہ کنونشن دائرۂ نفاذ میں آنے کی تاریخ کے بعد سے دس سال کی مدت کے لئے نافذ العمل رھیگا۔

اس کے بعد وہ متواتر پانچ پانچ سال کی مدت کے لئے نافذ رہیگا معاہدہ کرنے والے ان فریقین کے لئے، جنھوں نے موجودہ مدت ختم ہونے سے کم از کم چھ ماہ پہلے اسکو عاق نہ کردیا ہو۔

عاق کرنے کی کارروائی اس وقت موثر سمجھی جائے گی جبکہ ایک تحریری اطلاع نامہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے نام بھیجا جائے۔

دفعہ نمبر ۱۵

اگر عاق کئے جانے کے نتیجے میں اس موجودہ کنونشن کے فریقین کی تعداد سولہ سے کم ہوجائے تو یہ کنونشن اسی تاریخ سے جس تاریخ کو عاق کئے جانے کا آخری اطلاع نامہ عمل میں آیا ہو، کالعدم سمجھا جائے گا۔

دفعہ نمبر ۱۶

موجودہ کنونشن پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کسی بھی وقت معاہدہ کرنے والے کسی بھی فریق کی طرف سے ایک اعلان نامے کے ذریعے کی جاسکتی ہے جو تحریری صورت میں سکریٹری جنرل کے نام اور پتے پر بھیجا گیا ہو۔

ایسی کسی درخواست کے سلسلے میں اگر کوئی قدم اٹھایا جاتا ہے تو جنرل اسمبلی اس کا فیصلہ کریگی۔

دفعہ نمبر ۱۷

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل اقوام متحدہ کے تمام ممبروں

کو اور ان غیر ممبر ملکوں کو بھی جنکا ذکر دفعہ نمبر ۱۱ میں کیا گیا ہے، حسب ذیل اطلاع بھیجیں گے:

(ا) دستخط نامے، توثیق نامے اور وابستگی نامے جو دفعہ نمبر ۱۱ کے بموجب وصول ہوں،

(ب) اعلان نامے جو دفعہ نمبر ۱۲ کے بموجب وصول ہوں،

(ج) تاریخ جس روز موجودہ کنونشن دفعہ نمبر ۱۳ کے بموجب نافذ ہو،

(د) عاق کئے جانے کی اطلاعات جو دفعہ نمبر ۱۴ کے بموجب وصول ہوں،

(ہ) کنونشن کے کالعدم ہونے کی اطلاع جو دفعہ نمبر ۱۵ کے بموجب ہوا ہو،

(و) اطلاع نامہ جو دفعہ نمبر ۱۶ کے بموجب وصول ہوا ہو۔

دفعہ نمبر ۱۸

موجودہ کنونشن کا اصل مسودہ اقوام متحدہ کے مخطوطات گھر میں جمع رہے گا۔ کنونشن کی ایک مصدقہ نقل اقوام متحدہ کے ہر ممبر کو اور ان غیر ممبر ملکوں میں سے بھی ہر ایک کو بھیجی جائیگی جنکا ذکر دفعہ نمبر ۱۱ میں کیا گیا ہے۔

دفعہ نمبر ۱۹

موجودہ کنونشن کا اندراج اسی تاریخ کو جس روز سے وہ نافذ ہوا ہے، اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے پاس کیا جائیگا۔

شائع کردہ مرکز اطلاعات، اقوام متحدہ، کراچی
بہ تعاون ادارۂ مطبوعات، حکومت پاکستان، کراچی
"The Crime of Genocide"—(Urdu)—5,000—October 1966
Printed at the East Press, Karachi.

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No:
★ MAILSI ★

[م جھ ل]

2 6 FEB 2021